بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۞ نحمدہ ونصلی علےٰ رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

ولقد نصرکم اللہ ببدرٍ و انتم اذلۃ

بدر

BADR — QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

قیمت پیشگی سے

اے جہان منتظر خوش باش کآمد دلستان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | آن مسیح دور آخر مہدئ آخر زمان

۱۴ جمادی الثانی ۱۳۲۵ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۵ جولائی ۱۹۰۷ء

بروز جمعرات

پہ گویم با تو گرآئی چہا در قادیان بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی غرض دارالامان بینی

جلد ۶ — نمبر (۳۰)

دس شرائط بیعت

اوّل بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئیندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے۔ شرک سے مجتنب رہے گا۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور ظلم و خیانت فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہے گا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالےٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا۔ نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت۔ عسر اور یسر نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بہ قضا ہوگا

اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیرے گا۔ بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دے گا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کرے گا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے۔ اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہونچائے گا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہے گا۔ اور اس عقد اخوۃ میں ایسا اعلیٰ کا درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
اندرین دین آمدہ از مادریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست
آن رسولے کش محمد ہست نام
مہر او باشیر شد اندر بدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام
ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
ما از و یابیم ہر نور و کمال
اقتدائے قول او در جان ماست
از ملائک و از خبرہائے معاد
آن ہمہ از حضرت احدیت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست
معجزات انبیاء سابقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
بیکسے معدوم از آن عالیجناب

مصطفےٰ ما را امام و پیشوا
ہم برین از دار دنیا بگذریم
بادۂ عرفان ما از جام اوست
دامن پاکش بدست ما مدام
جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہر نبوت را برو شد اختتام
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آن نہ از خود از ہمان جائے بود
وصل دلدار ازل بے او محال
ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
ہر چہ گفت آن مرسل رب العباد
منکر آن مستحق لعنت است
منکر آن مورد لعن خدا است
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
ہر کہ انکارے کند از اشقیاست
نزد ما کفر است و خسران و تباب

شرح قیمت اختبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ عــ۳۰ــہ

معاونین درجہ اول جنکو ۴ پر اخبار کسی ایک کے نام جاری کرانیکا حق حاصل ہو عــہ عــہ

معاونین درجہ دوم جن کو ۲ پر اخبار کسی ایک کے نام جاری کرانیکا حق حاصل ہو للعــہ

عام قیمت پیشگی ســہ

عام قیمت مابعد للعــہ

قیمت فی پرچہ ۲ر

جو صاحب تاریخ اجراء سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ کرینگے ان سے بحساب مابعد لیجاویگی جو اخبار وقت پر نہ پہونچے اسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے بعد میں نہیں مل سکیگا۔ رسید زر اخبار میں چھاپی جاویگی علیحدہ رسید نہ بھیجاویگی روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک اخبار میں رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے تمام روپیہ بنام میاں معراج دین عمر بمقام قادیان ضلع گورداسپور آنا چاہیئے۔ مینجر

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہٗ و اشہد ان محمداً عبدہٗ و رسولہٗ۔ ۲ بار۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۳ بار۔ رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور میں اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں اسکے بعد آپ مع حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اسکے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں۔

تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام

ڈاک ولائت

موجودہ اناجیل صرف ناول ہین ۔

(گذشتہ سے پیوستہ)

رقم زدہ ڈاکٹر ڈبلیو اے کرادنٹ صاحب پی ایچ ڈی
ترجمہ از اخبار ٹرتھ سیکر

گذشتہ اخبار مین ہم پریسٹر صاحب کے قصے کا بہت سا حصہ بیان کر چکے ہین کہ پریسٹر عیسائی بادشاہ کے ایران ہندوستان اور ترکستان پر حکمران ہونے کی بڑی گرم خبرین یورپ مین مشہور تہین ۔ حالانکہ دراصل کوئی ایسا عیسائی بادشاہ ایشیا مین آج تک نہین ہوا ۔ ایسے جہوٹے قصے بنانے ہمیشہ سے عیسائیون کا کام ہے ۔ اس مضمون کا باقی حصہ لکھنے سے پہلے مین مخدومی مولوی حافظ احمد اللہ صاحب کا رقعہ درج کرتا ہون کہ حافظ صاحب موصوف نے اس مضمون کو پڑہ کر مجھے لکھا اور وہ یہ ہے ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم
مکرمی اخویم مفتی صاحب ۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ ۔
بدر نمبر ۲۸ ڈاک ولائت کے زیر عنوان ٹرتھ سیکر سے جو ترجمہ منقول ہوا ہے اس کے بقیہ مضمون کے متعلق آئندہ اشاعت کا جناب نے جو وعدہ فرمایا ہے اس کے سلسلہ آیۃ کریمہ و ینذر الذین قالوا اتخذ اللہ ولداً ۔ مالھم بہ من علم ولا لآبائھم کبرت کلمۃ تخرج من افواھھم ان یقولون الا کذبا ؁ (نزول قرآن کریم کی اغراض مین سے ایک وجہ یہ بھی ہے کہ) عذاب خدا سے ڈراوے اس قوم کو جو خدا کے لئے ولد قرار دیتی ہے ۔ نہ تو ان کو خود اس عقیدہ پر علم ہے اور نہ ان کے اگلے بزرگون کو اس عقیدہ پر علم تہا ۔ بڑی بہاری افواہ ہے جو ان کے موہنون سے نکلتی ہے ۔) کو درج اخبار کیا جاوے تو موجودہ تحقیق اور دعوے قرآن کریم دونون کا پوری طرح سے توافق ہو جاتا ہے کیونکہ آیت باب مین اسی بات پر زور دیا گیا ہے ۔ کہ ابنیت و الوہیت مسیح کی نسبت ۔ جو کچھہ کہ مخالف کہتا ہے یہ ایک ایسی ناول ہے کہ جس کا علم نہ تو خود قائل کو ہے اور نہ اس کے کسی بزرگ کو بلکہ جو کچھہ وہ کہتا ہے صرف اس کے منہ کی افواہ ہے ۔ جھوٹ کے سوا اور کوئی بات نہین جو بڑے بہاری گرفت اور مواخذہ کے قابل ہین ۔ احمد اللہ حافظ

باقی حصہ جان پریسٹر صاحب کا اس طرح سے ہے کہ اگرچہ کسی عیسائی کو اس کی سلطنت تک پہونچنے یا اس کو ملنے کا موقعہ نہ ملا تاہم اس کے متعلق اور اس کی سلطنت کے متعلق عجائب قصے پوپ اور اس کے پوپیون کی معرفت ملک مین برابر مشہور ہوتے رہے ۔ جب کولمبس ہندوستان کی تلاش مین پھرتا پھرتا امریکہ پہونچا ۔ تو اس کے پاس بہی یورپ کے ایک بادشاہ کا خط بنام بادشاہ پریسٹر جان تہا ۔ کیونکہ کولمبس کے متعلق بہی خیال تہا کہ وہ ہندوستان کو تلاش کریگا ۔ اور ہندوستان کے قریب ہی پریسٹر جان کی سلطنت موجود تہی ۔ سنہ ۱۲۰۰ مین پوپ نے دوبارہ ایک ڈیپوٹیشن پریسٹر جان کی سلطنت کی تلاش مین روانہ کیا ۔ مگر اس ڈیپوٹیشن مین بعض ایسے لوگ بہی تھے ۔ جو اس قدر تہذیب یافتہ ہو چکے تھے ۔ کہ انہون نے عیسوی مذہب کی خاطر جہوٹہ بولنا پسند نہ کیا اس واسطے اس ڈیپوٹیشن نے واپس آکر صاف لفظون مین یہ بیان کر دیا کہ جان پریسٹر کا کچھہ پتہ نہین لگتا ۔ تب یورپ کے دانا لوگون مین یہ بحث اٹھی ۔ کہ آیا یہ تمام واقعہ صرف ایک جہوٹا قصہ ہے یا کہ اس کی کچھہ بنیاد بہی ہے جہلا کے دلون سے تو یہ باتین اور دو سو سال تک نہ نکل سکین لیکن اس عرصہ مین ہندوستان کی طرف بہی آمد و رفت شروع ہو گئی تہی اس واسطے دانا لوگون نے سمجھہ لیا کہ یہ سب پادریون کا افترا ہے ۔ اسطرح رفتہ رفتہ اس کی اصلاح ہو گئی ۔

غرض اس قسم کے قصے بنانا جیسا کہ انجیلون کے ناول مین عیسائیون کی قدیمی عادت ہے ۔ کوئی نئی بات نہین

ریویو

اسلام کی پہلی کتاب

برادرم ماسٹر عبد الرحمٰن صاحب نو مسلم نے جو ہمیشہ باوجود عدیم الفرصتی کے کسی نہ کسی مفید تصنیف مین لگے رہتے ہین ۔ یہ نئی کتاب تالیف کر کے احمدی لٹریچر مین ایک مفید علمی اضافہ کیا ہے ۔ اس مین آپ نے صاف و سلیس عبارت مین نہایت خوبی کے ساتہہ حضرت اقدس مرزا صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعوے مسیحیت و مہدویت کو ثابت کیا ہے اور آپکے متعلق جس قدر اعتراضات عوام الناس کی زبان پر رہتے ہین ۔ ان کا جواب بطور سوال و جواب دیا ہے ۔ لڑکون اور مبتدیون کے لئے واقعی یہ کتاب بہت مفید ہے ۔ بچون کی خاطر آپ کسی دقیق علمی بحث مین بہی نہین پڑے بلکہ صاف صاف موٹے موٹے جواب دئے ہین اور آیت و حدیث کا پتہ بقید صفحہ بہی دیدیا ہے احمدی بہائی اس کی قدر کرین اور ۴؍ قیمت پر ۱۴۰ صفحہ کی کتاب غنیمت سمجھین ۔ عمدہ کاغذ پر خوشخط سرکاری کتابون کی تقطیع پر چھپی ہے ۔ اور دفتر اخبار بدر قادیان سے ملسکتی ہے ۔

مرقع قادیانی

ثناء اللہ صاحب امرتسری نے اپنے نامہ اعمال کی سیاہی کو روشن کرنے اور اس کے حجم کو موٹا کرنے کے لئے اور دنیا پر یہ ثابت کرنے کے لئے کہ ماموریں اللہ کے مقابل مین ہر قسم کی کوشش عبث جاتی اور آخر ناکامی کا موہنہ دیکھنا پڑتا ہے ۔ ایک رسالہ اس نام کا ماہوار نکالا ہے ۔ دو نمبر چھپ چکے ہین ۔ طرز استدلال ایسا بہونڈا اور دلائل ایسے کمزور ہین کہ میرے خیال مین جواب کی بہی بہت کم ضرورت ہے ۔ جو عبارتین ہماری کتابون سے نقل کرتا ہے انہی مین اس کے اعتراض کا جواب ہوتا ہے ۔ حجم ۲۰ صفحہ قیمت سالانہ عہ

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال ۵۰بار	چھ ماہ ۲۶بار	سہ ماہ ۱۳بار	دو ماہ ۸بار	ایکبار ۴بار	یکبار
پورا صفحہ	۲۰۰	۱۱۰	۶۰	۴۰	۲۵	۸
½ ″	۱۱۰	۶۰	۳۵	۲۵	۱۴	۴
ایک کالم	۷۵	۴۰	۲۵	۱۴	۸	۳
½ ″	۴۰	۲۲	۱۴	۸	۵	۲
¼ ″	۲۷	۱۴	۹	۵	۳	۱½

ایک نیا مسیح

ڈاکٹر عبد الحکیم خان

یہ بات افواہاً سنی گئی تھی۔ کہ ڈاکٹر عبد الحکیم نے حضرت اقدس مسیح موعود کے متعلق کوئی پیشگوئی شائع کی ہے اس پر حضرت مولوی نور الدین صاحب نے ڈاکٹر عبد الحکیم صاحب کو ایک خط لکھا تھا۔ اصل خط معہ جواب درج ذیل ہے۔

خط از جانب حضرت مولوی نور الدین صاحب

ڈاکٹر صاحب مجھے کسی نے اطلاع دی ہے کہ جناب کو منجانب اللہ آگہی ملی ہے کہ یکم جولائی ۱۹۰۷ء سے ۱۴ ماہ تک مرزا ہاویہ میں گرایا جاویگا۔ اور یہ بھی کہ آپ یقیناً طاعون سے محفوظ رہیں گے خاکسار آپ سے ان دونوں امور کی تصدیق چاہتا ہے آپ مختصراً آگاہ فرما دیں۔

آپ گالیوں پر بہت جلد اتر آتے ہیں وہ تو مجھے پسند نہیں۔ اگر ضرورت ہوں تو آپ تصنیف میں دے جائیں۔ خط میں اصل مطلب کافی ہوگا۔ نور الدین

جواب از جانب ڈاکٹر عبد الحکیم خان صاحب

بسم اللہ الرحمن الرحیم - نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

مولانا و مخدومنا مولوی نور الدین صاحب۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مجھ کو خداوند عالم کی طرف سے ذاتی حفاظت کی نسبت الہامات ذیل ہو چکے ہیں۔

(۱) دنیا میں طاعون خواہ کسی شدت سے پھیلے مگر تو طاعون سے ہلاک نہ ہوگا کیونکہ خداوند عالم تجھ کو ایک نشان بنانا چاہتا ہے۔

(۲) خداوند عالم ہے میرا محافظ۔

(۳) وما ارسلناک الا رحمۃ للعلمین

(۴) انک لمن المرسلین

(۵) ولمن خاف مقام ربہ جنتان

(۶) انا ارسلناک بالحق بشیراً و نذیرا ولا تسئل عن اصحاب الجحیم۔

(۷) دجالی فتنہ میرے ہاتھ سے پاش پاش ہوگا اور میں مسیح ہوں۔

(۸) یاعیسیٰ انی متوفیک ورافعک الی ومطھرک من الذین کفروا وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیامۃ

مرزا کی نسبت ۲ جولائی ۱۹۰۷ء کو الہام ہوا۔ "آج سے ۱۴ ماہ تک بسزائے موت ہاویہ میں گرایا جاویگا۔"

مولانا گالیاں نکالنا تو ملعون کا کام ہے۔ نہ کہ خدا کے مسیح اور مرسل کا۔ خداوند عالم شاہد ہے کہ میں نے آجتک ایک بھی سخت لفظ مرزا یا مرزائیوں کی نسبت اپنی زبان یا قلم سے ظاہر نہیں کیا بلکہ وہی کہا اور وہی لکھا جو بار بار صفائی کے ساتھ خداوند تبارک وتعالیٰ کی طرف سے مجھے معلوم ہوا۔ دجال۔ کذاب۔ مسرف۔ عیار۔ الطاغوت۔ شیطان۔ شریر۔ بدمعاش وغیرہ الفاظ جو میں نے مرزا کی نسبت استعمال کئے۔ وہ بار بار خوابات صحیحہ میں معلوم ہونے کے بعد اور پھر واقعات وحالات مرزا سے تصدیق ہو جانے کے بعد استعمال کئے۔

واللہ علیٰ ما نقول شہید۔

تعجب ہے۔ کہ آپ حق اور واقعی امور کو گالیوں میں شمار کرتے ہیں۔ آج خواب میں مجھے مرزا کی حالت ایک شیشے کی صورت میں دکھائی گئی جس کا بہت سا حصہ سیاہ ہو گیا ہے اور تھوڑا سا شفاف ہے اس تھوڑے سے حصہ پر کبھی سیاہی پھر جاتی ہے اور کبھی پھر شفاف ہو جاتا ہے۔ گویا کہ ایک بیان ہے کہ مرزا کو فطری استعداد عمدہ ملی ہے۔ مگر اس پر نفس پرستی کی سیاہی پھر گئی ہے۔ جب کبھی وہ خدا کی طرف رجوع کرتا ہے اور اضطراری دعائیں کرتا ہے۔ تب کچھ حصہ صاف ہو جاتا ہے مگر پھر وہ حصہ سیاہ ہو جاتا ہے۔

الراقم۔ عبد الحکیم خان از پٹیالہ ۱۹ جولائی ۱۹۰۷ء

مذکورہ بالا خط میں دو باتیں خاص طور پر قابل غور ہیں ایک تو یہ ہے کہ ڈاکٹر عبد الحکیم نے اس میں صاف طور پر پیشگوئی کی ہے۔ کہ حضرت مرزا صاحب نعوذ باللہ ۲ جولائی ۱۹۰۷ء سے چودہ ماہ کے اندر بسزائے موت ہاویہ میں گرایا جاوے گا۔ یہ دوسری پیشگوئی ہے جو ڈاکٹر نے حضرت کے متعلق کی ہے پہلی پیشگوئی میں اس نے تین سال کی میعاد مقرر کی تھی اور اس میں چودہ ماہ کی ہے۔ اس پر کچھ لکھنے کی ہم کو ضرورت نہیں کیونکہ یہ ایک پیشگوئی ہے اور اپنے وقت پر خود بخود اس کے کذب صدق کا حال دنیا پر ظاہر ہو جائیگا۔

امر دوم۔ قابل غور یہ ہے کہ اس خط میں ڈاکٹر موصوف نے اپنے الہام کی بنا پر کھلا دعویٰ مسیح اور عیسیٰ ہونے کا کیا ہے۔ اور خدا کا رسول اور نذیر اور بشیر ہونے کا بھی مدعی ہوا ہے۔ اب دیکھنے کے قابل یہ امر ہے۔ کہ علماء اس کے متعلق کیا حکم لگاتے ہیں۔ میں یقین کرتا ہوں کہ جس جوش اور سرگرمی کے ساتھ علمائے زمانہ نے حضرت مرزا صاحب کے دعوے مسیحیت پر شور مچایا تھا اور مکہ تک سے کفر کے فتوے طیار کرائے تھے وہ جوش ڈاکٹر کے متعلق ہرگز نہ ہوگا بلکہ ممکن ہے کہ اس کو کوئی پوچھنے ہی نہ پائے اس کا سبب یہ ہے۔ کہ حضرت مرزا صاحب کے معاملہ میں شیطان اپنے پورے زور کے ساتھ خدا کے برگزیدہ رسول کے مقابلہ میں مصروف ہے لیکن ڈاکٹر جیسوں کے درمیان خود شیطان اپنا تسلط جمائے ہوئے ہیں تو مخالفت میں کیوں زور لگائے۔ خدا کے نیک بندے تو جانتے ہیں کہ یہ خود بخود اپنے منزوری انجام کو دیکھ لیگا۔ امید ہے کہ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی اور اڈیٹر پیسہ اخبار جو ڈاکٹر موصوف کو پکا مسلمان لکھا کرتے ہیں۔ اس کے ان دعاوی پر کچھ روشنی یا تاریکی ڈالنے کی کوشش کریں گے۔

ثناء اللہ موجب ہدایت ہوا

بابو نور الدین صاحب بمقام نگوے ملک برہما سے تحریر فرماتے ہیں۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ بعد از عجز وانکسار بے پایان عرض پرداز ہوں کہ میں ملک بنگال ضلع میمن سنگہ کا رہنے والا ہوں اور اس وقت نگوے ضلع ملک برہما میں پوسٹ ماسٹر ہوں افسوس کہ بسبب دوری کے مدت دراز کے بعد امام اقدس کی پہچان کی توفیق ملی افسوس پر افسوس یہ ہے کہ سابقین میں داخل نہ ہو سکا۔ تس پر بھی ہزار ہزار شکر پروردگار عالم کا بجا لاتا ہوں کہ اب بھی اس نے اپنے فضل اور کرم سے مجھے بے نصیب نہ چھوڑا اور امام برحق کی پہچان کی ہدایت کی اور گروہ ناہنجار سے نکال کر کنار عافیت میں لایا۔ اور کنار عافیت پر پہونچنے کی وجہ یہ ہے کہ مولوی ثناء اللہ امرتسری کا اخبار اہلحدیث جو کہ مولوی محمد عثمان صاحب حال وارد نگوے کے پاس آتی ہے مجھے دیکھنے کو ملی اسمیں جس قدر گندے مضمون مخالفت کے پڑھے تو دل میں یہ خیال آیا کہ اس کا جواب بھی دیکھا جائے تس پر حالدار نور الدین ملازم ملٹری پولیس سے الحکم لیکر مقابلہ کیا اور ہر وقت یہی شغل رکھا اور بہت سے پرانے الحکم اور چند کتابیں نور الدین مذکور سے ملیں اس کوشش میں خدا کے فضل سے جو ہمے کا منبہ کالا نظر آ گیا اور امام برحق کا حق پر ہونا ثابت ہو گیا اس واسطے دعا نگار ہوں کہ از راہ کرم اس عاجز کو بھی سلک غلام میں جگہ دیکر سرفراز فرما دیں۔ کیونکہ زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

فہرست مضامین

صفحہ ۲ ۔ ڈاک... [illegible]

صفحہ ۳ ۔ آیک... [illegible] مسیح

صفحہ ۴ ۔ خدا کی تازہ وحی

صفحہ ۵ ۔ خط

صفحہ ۶ ۔ مولوی ابوسعید محمد حسین صاحب بٹالوی نے تو رجوع کرلیا ہے۔

صفحہ ۹ ۔ نظم ۔ صفحہ ۱۰ ۔ المفتی

صفحہ ۱۱ ۔ التماس ضروری ۔ ایک عجیب نظارہ

بدر مسیح

مورخہ ۱۳ جمادی الثانی ۱۳۲۵ھ مطابق ۲۵ جولائی ۱۹۰۷ء

خدا کی تازہ وحی

۲۰ جولائی ۱۹۰۷ء ۔ ۱ ۔ اِنّی مع الرسول اقومُ واروم مایرومُ

ترجمہ ۔ مین اپنے رسول کے ساتھہ کہڑا ہون گا اور اس بات کا قصد کرونگا جس کا وہ قصد کرے۔

۲ ۔ کشفی رنگ مین مغز بادام دکہائے گئے اور کشف کا غلبہ اس قدر تہا کہ مین اٹھاکہ بادام لون۔

۳ ۔ ربّ ارنی حقایق الاشیاء ۔

ترجمہ ۔ اے میرے رب مجھے اشیاء کے حقائق دکہلا۔

۴ ۔ ایسوسی ایشن

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

فتح الدین ولد احمد دین ساکن خوشاب

برکت اللہ ولد باقر خان ساکن کچھی

علی بہادر ولد ہاشم علی خان ساکن کچھی

نور محمد ولد فقیر محمد ساکن نوشہرہ

مہر زمان ولد مہندا ساکن کچھی

علی بخش ولد عمر بخش از لاہور

ولی داد ولد عبد اللہ گوجر ۔ بہور پنا دالی تحصیل کہاریان ضلع گجرات

غلام محمد ولد اللہ دریا " "

غلام حیدر ولد حسن ضلع شاہ پور موضع بہیروال

نعمت خان ولد دارے خان ضلع جالندہر تحصیل نوان شہر ۔ موضع کلیان

عبد اللہ ولد اللہ بخش موضع بھینی ضلع رہتک

قائم الدین ولد شرف الدین ضلع شاہ پور موضع بہردال

معذرت

افسوس ہے کہ اپنے مطبع مین ایک ہی کل ہونے کے سبب اور قادیان کے دوسرے مطبعون مین فراغت نہ ہونے کے سبب اس اخبار کا صفحہ ۷ اور ۸ بر وقت نہین چھپ سکا انشاء اللہ تعالےٰ اگلے اخبار کے ساتھہ یہ صفحے روانہ کئے جاوینگے ۔ خریداران ان صفحات کو اپنی جگہ لگالین ۔ صرف ایک ورق کی خاطر اخبار کی روانگی مین دیر کرنا مناسب نہین سمجھا گیا ۔ اس واسطے یہ اخبار ان صفحون کے سوائے ہی روانہ کیا جاتا ہے۔ مینجر بدر

اخبار قادیان

حضرت اقدس بمعہ اہلبیت بخیر و عافیت ہین ۔ حضرت مولوی محمد احسن صاحب بمعہ دو فرزندان کے واپس قادیان آگئے ہین گذشتہ ہفتہ مین ایک رات خوب بارش ہوئی اس کے بعد آسمان پر بادل چھایا رہتا ہے ۔ مگر بارش نہین ہوئی۔

۱۱ جولائی ۱۹۰۷ء روز جمعرات کو حضرت اقدس کی اجازت سے حضرت حکیم الامۃ نے بابو وزیر محمد ولد میان غلام محمد صاحب احمدی بن میان محمد دین صاحب کا نکاح مساۃ قمر النساء بنت غلام محمد احمدی بن میان نتھا صاحب سکنہ لاہور سے پڑھا مہر چار سو روپیہ مقرر ہوا ۔ فریقین نے تمام رشتون اور قرابتون کو چھوڑکر یہی پسند کیا کہ دار الامان مین نکاح پڑھا یا جاوے ۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے۔

الخطبۃ

میری ایک ہمشیرہ جو احمدی ہے جس کی عمر ۱۶ ۔ ۱۷ سال ہوگی ۔ مین اس کا نکاح کسی احمدی سے جو اضلاع میرٹھ دہلی ۔ انبالہ ۔ مظفر نگر ۔ سہارنپور کا ہو کرنا چاہتا ہون ۔ خط و کتابت ایڈیٹر کی معرفت ہو ۔

ایم ۔ اے ۔ ایس ۔ سکنہ ضلع میرٹھ

دعا مدد

ملک عادل شاہ صاحب کا فرزند محمد افضل بیمار ہے ۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل و کرم سے شفا دیوے ۔ آمین۔

ایسا ہی برادر محمد عبد الرزاق صاحب اپنی بیمار ہمشیرہ کیواسطے درخواست دعا کرتے ہین احباب توجہ فرماوین ۔ کہ اللہ تعالےٰ اس کو صحت بخشے ۔ آمین ثم آمین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامداً و مصلیاً

محب قدیم حضرت مولوی محمد حسین صاحب آپکا ایک مضمون سول اینڈ ملٹری گزٹ ۱۹ر جولائی ۱۹۰۶ء مین طبع ہؤا ہے منجملہ دیگر مضامین کے آپنے عبد الحکیم خان صاحب ڈاکٹر کو جو دربارہ نجات اخروی کے اتباع و ایمان خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم کو ضروری نہین سمجھتے مین۔ **سچا مسلمان** تحریر فرمایا ہے۔ مین اس حیرانی مین تھا ہی جو ایک خط ڈاکٹر صاحب کا موسومہ مولوی نور الدین صاحب جس کی نقل بجنسہ یہان پر تحریر کی جاتی ہے۔ مین نے مطالعہ کیا۔ اصل خط اس کے ہاتھ کا لکھا ہوا ہمارے پاس موجود ہے آپ یا جو چاہے دیکھ لیوے اور اگر اب بھی جناب کو میرے اس قول کی صداقت مین نسبت خط مذکور کے کچھ شک ہو تو آپ خود ڈاکٹر صاحب سے تصدیق فرما سکتے ہین آپ اس خط کو ملاحظہ فرماوین کہ اس خط مین ڈاکٹر صاحب نے دعوے رسالت کا بھی کیا ہے اور مسیح ہونے کا بھی دعوے ہے بشیر و نذیر ہونے کا بھی دعوے ہے اس خط کے مطالعہ سے وہ حیرانی میری دوچند ہو گئی کیونکہ آپنے اول تو کذا [illegible] سابقہ مین بنا [illegible] فرقہ احمدیہ کی اسی امر کو قرار دیا تھا جو اب عبد الحکیم خان صاحب کا اعتقاد اپنی نسبت ہے اور پھر گزٹ مذکورہ مین بھی مولوی عبد اللطیف صاحب شہید کے ارتداد کی وجہ اور ان کے قتل کئے جانے کی وجہ موجبہ آپنے یہی تحریر فرمائی ہے جو عبد الحکیم خان صاحب دعوی کر رہے ہین۔ ایک حیرانی تو یہ تھی ہی کہ جو شخص اتباع و ایمان نبی کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم کو نجات اخروی کے بارے مین ضروری نہین سمجھتا آپکے نزدیک وہ کیونکر **سچا مسلمان** ہو سکتا ہے۔ اس پر علاوہ یہ حیرانی ہوئی۔ کہ جو شخص دعوی رسالت اور نبوت کا دعوے یہان تک کر رہا ہے۔ کہ و ما ارسلنٰک الا رحمۃ للعلمین۔ گر پھر بھی حضرۃ مولوی صاحب کے نزدیک کیونکر وہ **سچا مسلمان ہے**۔

ببین تفاوت رہ از کجا است تا بکجا۔

اس لئے مین نے ضروری سمجھا کہ بذریعہ اخبار بدر کے اس کی خط کی بجنسہ نقل کر کے آپسے یہ استفسار کرون۔ کہ کیا عبد الحکیم خانصاحب آپکے نزدیک اب بھی سچے مسلمان ہین پھر کیا وجہ کہ جس امر کو آپ بڑے زور و شور کے ساتھ موجب ارتداد و کفر بلکہ واجب القتل ہونے کا موجب ایک شخص کے حق مین قرار دے چکے ہین اسی امر کو دوسرے کے حق مین سچائی اسلام کا موجب قرار دیتے ہین۔ تلک اذاً قسمۃ ضیزیٰ۔ اور اگر آپ ڈاکٹر صاحب کو موجب اس محاکمہ مندرجہ سول اینڈ ملٹری گزٹ اور بموجب اپنے فتوے کے مرتد اور کافر اور واجب القتل سمجھتے ہین تو آپ پر ضروری ہے کہ سول گزٹ ہی مین اپنی غلطی کا ازالہ فرما کر یہ مضمون بھی چھپوا دیوین کہ مجھ سے یہ سخت غلطی ہوئی اور مجھ کو معلوم نہ تھا کہ ڈاکٹر صاحب ایسے دعوے کرتے ہین اب معلوم ہؤا ہے۔ لہٰذا اب مین ان کو مرتد کافر واجب القتل بموجب اپنے فتوے کے سمجھتا ہون میری طرف سے اب یہ اشتہار دیدیا جاوے خاکسار نے اس ازالہ غلطی کے طبع کرانے کی قید سول اینڈ ملٹری گزٹ مین اس لئے لگائی ہو کہ تفضیحہ زمین بر سر زمین کا مصداق واقع ہو جاوے اور اسی لئے خاکسار نے نہائت ضروری سمجھ کر یہ استفسار بذریعہ اخبار بدر کے آپ کی خدمت عالی مین افادہ عام و خاص کے لئے کیا ہے اور جو جواب آپکا آوے گا اس کو بھی انشاء اللہ تعالےٰ واسطے فائدہ عام کے بدر ہی مین طبع کرا دونگا۔ اور جواب بہت جلد وقت پہونچنے بدر سے آپ کیوقت تعین میعاد ایک ہفتہ ورنہ دو ہفتہ [illegible] خاکسار کے پاس پہونچ جاوے۔ ورنہ ثابت ہوگا کہ آپنے پہلے فتوے سے رجوع کیا ہے۔ اگر اس صورت مین آپ کو یہ مشکل بھی پیش آوے گی کہ جو شخص انک لمن المرسلین کا مصداق ہو اور اس کی شان مین و ما ارسلنٰک الا رحمۃ للعلمین بھی ارشاد ہوا ہو۔ اس کی بیعت کرنی بھی آپ پر ضروری ہوگی اور ایمان لانا بھی ضروری ہوگا۔ بہر حال یا تو آپکو اس اعتقاد جنے سچے مسلمان ہوے عبد الحکیم خان صاحب سے رجوع کرنا ضروری ہوگا یا پہلے فتوے اور نیز اس محاکمہ مندرجہ سول گزٹ سے رجوع کرنا پڑے گا۔ جواب اندر میعاد مذکور ضرور مرحمت ہو۔

رقیمہ۔ خاکسار جو آپکا دوست قدیم ہے۔ محمد احسن امروہوی

۲۴ر جولائی ۱۹۰۶ء نزیل قادیان

جناب مولوی محمد حسین صاحب۔ یہ نقل خط عبد الحکیم خان صاحب پٹیالہ موسومہ مولوی نور الدین صاحب کی [illegible]۔ اگر آپ کو اس نقل پر اعتماد نہ ہو تو تصحیح نقل ڈاکٹر صاحب سے فرما لیجئے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مولانا و مخدومنا مولوی نور الدین صاحب! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مجھ کو خداوند عالم کی طرف سے ذاتی حفاظت کی نسبت الہامات ذیل ہو چکے ہین۔

(۱) دنیا مین طاعون خواہ کسی شدت سے پھیلے مگر تو طاعون سے ہلاک نہ ہوگا کیونکہ خداوند عالم تجھ کو ایک نشان بنانا چاہتا ہے۔

(۲) خداوند عالم ہے میرا حافظ۔

(۳) وما ارسلنٰک الا رحمۃ للعالمین۔

(۴) انک لمن المرسلین۔

(۵) ولمن خاف مقام ربہ جنتان۔

(۶) انا ارسلنٰک بالحق بشیراً و نذیراً ولا تسئل عن اصحاب الجحیم

(۷) دجالی فتنہ میرے ہاتھ سے پاش پاش ہوگا اور مین مسیح ہون

(۸) یا عیسیٰ انی متوفیک ورافعک الی ومطہرک من الذین کفروا وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیامۃ۔ مرزا کی نسبت ۲ر جولائی ۱۹۰۶ء کو الہام ہوا آج سے ۱۴ ماہ تک بسزائے موت ہاویہ مین گرایا جاوے گا۔ مولانا کا ایمان ایکان تو ملعون کا کام ہے ذکر خدا کے مسیح اور مرسل کا۔ خداوند عالم شاہد ہے کہ مین نے آج تک ایک جو [illegible] مرزا یا مرزائیون کی نسبت اپنی زبان [illegible] یا بلکہ وہی کہا اور وہی لکھا جو بار بار [illegible] خداوند تبارک و تعالیٰ کی طرف سے مجھے معلوم ہوا [illegible] کذاب [illegible] الباطل [illegible] وغیرہ الفاظ جو مین نے مرزا کی نسبت استعمال کئے وہ بار بار خوابات صحیحہ مین معلوم ہوئے اور پھر واقعات و حالات مرزا سے تصدیق ہو جانے کے بعد استعمال کئے۔ واللہ علی ما اقول شہید۔ تعجب ہے کہ آپ حق اور واقعی امور کو گالیون مین شمار کرتے ہین۔ ان خواب مین مجھے مرزا کی حالت ایک شیشہ کی صورت مین دکھلائی گئی۔ جس کا بہت سا حصہ سیاہ ہو گیا ہے اور تھوڑا شفاف ہے اس تھوڑے سے حصہ پر کبھی سیاہی پھر جاتی ہے اور کبھی پھر شفاف ہو جاتا ہے گویا کہ یہ ایک تصویری بیان ہے۔ کہ مرزا کو فطری استعداد عمدہ ملی ہے مگر اس پر نفس پرستی کی سیاہی پھر گئی ہے جب کبھی وہ خدا کی طرف رجوع کرتا اور اضطراری دعائین کرتا ہے تب کچھ حصہ صاف ہو جاتا ہے۔ مگر پھر وہ حصہ سیاہ ہو جاتا ہے۔ والسلام۔

الراقم۔ عبد الحکیم خان از پٹیالہ۔ ۱۹ر جولائی ۱۹۰۶ء

مولوی ابو سعید محمد حسین صاحب بٹالوی نے تو رجوع کر لیا ہے

اُمید ہے کہ دوسرے علماء بھی جنمین سے بعض کے اسماء گرامی درج ذیل ہین اپنے عقیدہ سے آگاہی عطا فرماوینگے۔

حضرت اقدس مرزا صاحب کے برخلاف بہت شور علماء نے اس وجہ سے مچا رکھا تھا۔ کہ آپکا عقیدہ یہ ہے۔ کہ آنیوالا مسیح موعود اور مہدی معہود تلوار نہین چلائیگا۔ نہ کفار کو قتل کرے گا۔ بلکہ امن اور صلحکاری کے ساتھ دلائل قاطع اور حجج نیرہ اور نشانات سماوی کے ذریعہ سے اسلام کیلئے تمام ادیان باطلہ پر کر دیگا۔ برخلاف اس کے علماء اسلام کا عقیدہ جیسا کہ ان کی کتب مین درج ہے یہ ہے۔ کہ ایک مہدی ایسا آنے والا ہے جو اسلام کی ظاہری سلطنت کو دنیا کے اندر قائم کریگا اور کفار کو تلوار کے ذریعہ سے مغلوب کر دیگا اب اخبار سول ملٹری گزٹ مورخہ ۱۹ جولائی سنہ ۰۶ءمین جو کہ لاہور سے شائع ہوتی ہے مولوی ابو سعید محمد حسین صاحب بٹالوی نے ایک مضمون شائع کیا ہے کہ مسلمانوں مین **علماء** کا یہ عقیدہ ہے کہ آنیوالا مہدی یا مسیح تلوار نہین چلائیگا بلکہ صرف امن اور صلح کے ساتھ اپنا کام کریگا گویا مولوی صاحب موصوف کے نزدیک تلوار چلانیوالے یا جلالی سلطنت قائم کرنیوالے مہدی کا عقیدہ صرف ان لوگوں کا ہے جو کہ **جاہل** ہین۔ ہمین اس بات کے پڑھنے سے خوشی ہے کیونکہ جو عقیدہ حضرت مرزا صاحب ایک مدت سے شائع کر رہے ہین اور جسکی وجہ سے آپ پر کفر کا فتوی لگایا گیا تھا اور جو کہ صحیح عقیدہ اسلامی ہے وہی آخر کار جناب مولوی صاحب نے اختیار کیا بلکہ شائع کیا خواہ وہ اشاعت سر دست انگریزی زبان مین ہی ہو لیکن ساتھ ہی ہم یہ بھی معلوم کرنا چاہتے ہین کہ مولوی صاحب موصوف کی اصطلاح کے مطابق ہندوستان پنجاب کے مولویون مین سے کون کون عالم کہلانے کا حق رکھتے ہین اور کون کون جاہل کہلانے کے مستحق ہین اس واسطے ہم تمام مولوی صاحبان کی خدمت مین درخواست کرتے ہین کہ وہ اپنے عقیدہ سے ہم کو مطلع فرما کر مشکور فرماوین جو صاحب اطلاع نہ دینگے ان کی نسبت بہر حال یہی یقین کرنا پڑیگا کہ وہ اپنے پُرانے عقیدہ پر قائم ہین۔ کہ ایک تلوار چلانے والا مہدی آخری زمانہ مین پیدا ہوگا۔ جس کی سلطنت ظاہری بھی ہوگی اور جو کفار کو مغلوب کر لیگا۔ بعض مولوی صاحبان کے نام درج ذیل ہین اور اس غرض سے ان کی خدمت مین یہ اخبار روانہ کیا جاتا ہے۔

مولوی عبد الجبار صاحب غزنوی — مولوی عبد الحق صاحب غزنوی — مولوی ابو الوفا ثناء اللہ صاحب امرتسری۔ پیر مہر علیشاہ صاحب گولڑوی

مولوی عبد اللہ صاحب ٹونکی۔ قاضی سلیمان پھلواری۔ مولوی محمد اسحٰق صاحب پٹیالہ — مولوی محمد حسن صاحب لودیانوی۔ مولوی محمد بشیر صاحب ساکن دہلی

مولوی احمد اللہ صاحب امرتسری۔ مولوی عبد الواحد صاحب امام مسجد چینیان۔ حافظ عبد المنان صاحب وزیر آبادی

قصیدہ در مدحیہ شان حضرت مسیح موعود و مہدی آخر زمان علیہ الصلوٰۃ والسلام

من تصنیف محمد سلیمان صاحب احمدی ملازم حافظ عبدالرحمن صاحب سوداگر چرم مظفر نگر شاگرد حضرت عبدالخالق صاحب

اے مجدد اے مسیح اے مہدئ آخر زمان
کیا لکھون توصیف تیری اے امام با صفا
مرحبا اے حجۃ اللہ وقت پہ آیا ہے تو
شرک کا اور کفر کا تہا ہو رہا شور و فساد
ہوگیا تہا بحر و بر مین واقعی ظہر الفساد
کچھ نہ برکت ہی نہ تھے انوار و تاثیرات خیر
خشیۃ اللہ اور تقویٰ کا نہ تہا دل مین خیال
الغرض اے نور حق ہر چار سو اندہیر تہا
تو نے آکر اپنے قدمون سے کری روشن زمین
سارے عالم کے مقابل ہو گیا تنہا کھڑا
مین مجدد اور مسیح اور مہدی مسعود ہون
مین ہون مامور من اللہ صدق پہ میرے گواہ
آسمان پر چاند و سورج نے گواہی دی مری
دی شہادت زلزلے نے بہی صداقت کی میری
اونٹنی بیکار حق نے کی زمانہ مین مرے
سب نشان پورے ہوئے مہدی کی آمد کے جو تہے
مین ہی ہون وہ جس کا تم کرتے تھے ہر دم انتظار
صدق دل سے ہوگیا جو مری کشتی پر سوار
جس کو اس مین کچھ بہی شک ہو صدق دل سے چند روز
پر کوئی ترے مقابل پر نہ آیا اے جری
معرکہ جنگ مقدس مین گئے تو نے ہلاک
انہین در پردہ مسلمان ہو کے آتہم نے کہین
پر جو پاس قوم سے حق کو چہپاتا وہ رہا
حسب وعدہ ہاویہ مین کر دیا داخل اسے
بد دعا سے مرگیا تری مکذب لیکہرام
وقت اور تاریخ صورت موت کا نقشہ تمام
تھے بڑے مغرور گنگوہی قصوری دہلوی
اور الٰہی بخش ملہم اور سعد اللہ شریر
سب کے سب ترے مخالف ہو گئے خوار و تباہ
وہ جو اک جمون سے اٹہا تہا مخالف بدگہر

اے مرے آرام جان قربان تجھ پر مری جان
جب کرے اوصاف تیری خود ہی خلاق جہان
بڑھ گئین تھین خلق مین حد سے سوا گمراہیان
جا بجا بدعات کی تہین چہا رہین تاریکیان
تہی نحوست ہر طرف ادبار تہا ہر سو عیان
نے نماز ون مین مزا آتا نہ تہا لطف قرآن
خوف دوزخ کا ہی تہا جی کو نہ پروائے جنان
ہوگیا ہر ایک تہا تاریک دل تاریک جان
تو نے بیشک بنایا اس زمین کو آسمان
اور کہا للکار کر مین ہون مسیحائے زمان
مجھکو اک دعوی پر حق نے دئے سو سو نشان
ہین احادیث و قرآن اور خارق عادت نشان
اور زمین پر ہے مرا طاعون شاہد بیگمان
ہو گئے ہین صدق کے ہر سمت سے ظاہر نشان
اس طرح حق نے بڑہائی ہے میری توقیر و شان
غور سے پڑھکر ذرا دیکھو احادیث قرآن
مین ہی ہون لاریب ہادی اے گروہ گمرہان
اس سے ہی دونون جہان مین خوش ہو خلاق جہان
آکے مرے پاس دیکھے خارق عادت نشان
یہ ہی ہے تری صداقت کا بڑا بہاری نشان
جو ہوئے ترے مقابل آکے تہو عیسائیان
حق کے وعدہ کے موافق تہی بچائی اپنی جان
صاف پہر حق نے صداقت کا دیا تری نشان
اور بڑہائی دو جہان مین حق نے تیری عز و شان
جس کے غم مین آجتک ہین آریہ گریہ کنان
مدتون پہلے بتا تو نے دیا فخر زمان
اپنے علم و فضل پر کرتے تہے بیجا شوخیان
اور رسل بابا جو تہا امرتسری وہ ہے کہان
اور ہوا دارین مین روشن ترا نام و نشان
اس کو معہ بچون کے اسکے کہا گیا طاعون خان

تو نے جب دیکہا کہ اک دجال امریکہ مین ہے
غیرت اسلام سے تو جوش مین تہا بھر گیا
یا در کہہ آئیگی آفت وہ ترے صیحون پر
دم ہے کا فرکش ترا کیسی بلا کا اے مسیح
کامیابی تجھ کو ہر پہلو سے دی اللہ نے
شرق سے تا غرب کوئی تجھ سا دنیا مین نہین
ترے اوصاف حمیدہ کا بیان کیا ہو سکے
کوئی بہی میدان مین آتا نہین آگے ترے
ہر عدوئے دین کے حق مین ہے تو قہر خدا
تو نے اس باطل کے بت کو کر دیا ہے پاش پاش
تو نے کفارہ کو اور تثلیث کو غارت کیا
مرہم عیسےٰ کا بہی آکر پتہ تو نے دیا
ترک بدعت کفر و ظلمت ہوگئے کافور ہین
منبع البرکات اور حسنات تیری ذات ہے
تری خاک کفش پا سے ہی ہر اک پاتا ہے فیض
تو نے ہی کہولی حقیقت کشف اور الہام کی
کر دیا سب دور تو نے اختلاف و جہل کو
خوبیون کا تری اک عالم ہوا ہے معترف
گر زبان گر دو سر موئے زمدحت عاجزم
چشم رحمت برکشا سوئے من مسکین ببین
ہے سلیمان احمدی کی رات دن یہ ہی دعا
اور بہائی میرا اکبر شاہ خان خورم رہے
اور مرا استاد جس کا عبد خالق نام ہے

اس کا دعوے ہے مثا دونگا نشان سو سنان
اور لکہا اس کو کہ او گستاخ کیا بکتا ہے ہان
جان جائیگی تری اور سب یہ تری عز و شان
کر دیا مردہ اسے بیٹھے ہوئے ہندوستان
ہر مخالف کے مقابل مین رہا تو کامران
راست کہتا ہون نہین ہرگز غلط میرا بیان
تری ہر حرکت مین پاتے ہین کرامت کے نشان
اس قدر دی حق نے تجھکو قوت و تاب و توان
اور دیندارون کے حق مین رحمت حق بیگمان
اور دکہایا تو نے ہی ہر ایک کو حق کا نشان
تو نے ہی عیسےٰ کی تربت کا بتایا ہے نشان
ورنہ ان باتون کا ہوتا ہی نہ تہا وہم و گمان
ترے پاک انفاس اور انوار سے فخر زمان
مجمع اوصاف ہے اور مرجع صاحبدلان
گو کہ ہے وہ غوث یا ابدال یا قطب زمان
تجھ سے ہی دیکھے ہین ہمنے خارق عادت نشان
اور کیا راغب ہر اک کو جانب نور القرآن
مجھ سے کیا اوصاف ہون کیا مین ہون کیا مری زبان
قبلہ حاجات من اے کعبۂ ہر دو جہان
زانکہ ذات تو کرم فرمائے ودر افتادگان
ساتھ ہون دنیا و عقبیٰ مین تری باعز و شان
جو ترے در پر پڑا ہے اے مسیحائے زمان
وہ رہے شاداں و فرحاں دہر میں باعز و شان

غزل

(مولٰنا تصور حسین صاحب بریلوی مہاجر قادیانی)

خدایا ہم ترا اپنے پہ بیحد فضل پاتے ہین
امام مہدی آخر زمان تک تو نے پہونچایا
تمنا ہو امام وقت سے ملنے کی جس دل کو
صداقت کے نشانون کی تو اک بارش بہی ہے
دکہاتے ہین وہ نادانونکو نقشہ ترک دنیا کا
نصیبہ کے سکندر ہین جو پیر احمد مرسل
خدا کے فضل نے پکڑا ہے جن کا ہاتہ دنیا مین
ملا جن نیک بختونکو ہے حصہ عشق احمد سے
سوائے جنت الفردوس ان کے دل مین کیا ہوگی

ترے احسان بے پایان کے ہر دم گیت گاتے ہین
کہ اس کے در پہ رہکر رات دن خوشیان مناتے ہین
دعاہائے سحر کا اس کو ہم نسخہ بتاتے ہین
مگر اندہون کی اور آنکہون پہ پردے پڑتے جاتے ہین
دیار و شہر کو جو چہوڑ کر اس در پہ آتے ہین
وطن کو ترک کر کے قادیان مسکن بناتے ہین
وہی راہ خدا مین جان و مال اپنا لٹاتے ہین
ہتیلی پر وہ اپنی جان کو رکھ کر دکہلاتے ہین
بہار باغ احمد کی ہوا جو لوگ کہاتے ہین

سرِ نو زندگی پاتے ہین اسکے دوست دنیا مین
جسے وہ کہتے ہین جہوٹا وہ ہے سرتاج صدیقان
خدا کیواسطے لوگو ذرا تو آنکھ کو کھولو
خدا کیواسطے ہٹ چہوڑو راہِ راست پر آؤ
بہت اس ہٹ سے جی جلتا ہے اور افسوس آتا ہے
بُرا ہے دل دکھانا یار دو اس اللہ کے ... کا
مخالف سامنے آئین تو پتہ ان کا پانی ہو
نہ جانو مہر نیم اس کو مت جاؤ کہو ہرگز
پھرا جو احمد آخر زمان سے دشمن حق ہے
عذاب حق اگر درکار ہے تو لو سنبھل بیٹھو
تمہین لازم نہ تہا اتنی شرارت کام مین لانا
مصائب سے بچے جو ایمان سلامت اپنا رکھتے ہین
مسیحا کی ہمارے یا خدا امداد کر جلدی
اُدہر اپنا یہ منشا ہے کسی کے کان تک پہنچو

مخالف کیا بُری حالت سے دیکھو مرتے جاتے ہین
جہنم مین یہ اپنا دشمنی سے گھر بناتے ہین
کہین جہوٹے ہی عزت درگہ مولا مین پاتے ہین
تمہین ہم جنگ حق سے صلح کا رستا بتاتے ہین
تمہین اس سانپ کے کاٹے کے اثر تک سکتے آتے ہین
فرشتے روبرو جس کے ادب سے سر جہکاتے ہین
ہزارون یون تو گھر بیٹھے ہوئے باتین بناتے ہین
خدا کی شان ہے یہ تمکو ہم سچ سچ بتلاتے ہین
برستی دہر مین لعنت خدا کی اوسپر پاتے ہین
بلا کے چاہنے والو بلا کے دن ہی آتے ہین
خدا سے ڈرنے والے کب کسیکو یون ستاتے ہین
وہ بعد مرگ جنت مین بہت اعزاز پاتے ہین
تری درگاہ مین ہم عاجزی سے ہاتھ اٹھاتے ہین
اسی باعث غزل مین لکھکے یہ مضمون سناتے ہین

بسم اللہ الرحمن الرحیم + نحمدہ ونصلی علے رسولہ الکریم

کس کا لوگون کو انتظار ہے آج — آگیا فخر روزگار ہے آج
جس کے آنے کی بس ضرورت تھی — آگیا وہ ہمارا یار ہے آج
کس لیے انتظار عیسےٰ کا — یار واس کے سر مزار ہے آج
موت قرآن سے اسپر آئی ہے — احمدؑ اک زندہ کا مگار ہے آج
جا پہ اس کی غلام احمدؑ کو — قادیان مین ہوا قرار ہے آج
دیکھو عیسائیون کا گھر گر جا — فوت عیسےٰ پہ سوگوار ہے آج
نام مہدی کا سُنکے آریون کو — خنجر غم جگر کے پار ہے آج
سوزش دل سے کردیا انکو — مبتلائے عذاب نار ہے آج
میرے مہدی ترا عدو ہر دم — پڑا روتا جگر فگار ہے آج
تیری تعلیم کے مخالف کی — آنکھہ دیکھین تو اشکبار ہے آج
قتل کرنے کو ان شریرون کے — یہ قلم تیرا ذوالفقار ہے آج
جتنے مذہب ہین مرتے جاتے ہین — دین احمدؐ کا پائدار ہے آج
ہو چکا موسم خزان کا دور — ہر طرف موسم بہار ہے آج
مرے مہدی کھڑا ترے در پر — تیرا مسعود جان نثار ہے آج
ہو عطا مجھہ کو دین کی دولت — عرض میری یہ بار بار ہے آج
بار سر پہ پڑا گناہون کا — چشم زار اور دل نزار ہے آج

بخش میرے گناہ یا اللہ
تیری رحمت جو بیشمار ہے آج

مسعود مدرس جمون

المفتی

۲۴ سالی سے بعد ایک واقعہ ناجائز کے نکاح

لکھنؤ سے ایک استفتا بمعہ ایک جواب حضرت کی خدمت مین آیا تہا۔ حضرت کے حکم سے حضرت مولوی محمد احسن صاحب نے جواب لکھا۔ اصل استفتا بمعہ فتوے فائدہ ناظرین کیواسطے درج اخبار کیا جاوے۔

بخدمت جناب فیضدرجت مولانا فرنگی محل دام اقبالہ۔ بعد السلام علیک وتمنائے قدمبوسی کیواضح رائے عالی ہو کہ ہم جملہ سلمانان چہاونی دلکشاہ لکھنؤ کی طرف سے التماس خدمت شریف مین یہ ہے۔ کہ مسمی بلٹو نے اپنی سالی کو بعد فوت ہونے اس کی ماں باپ کے حالت طفلی اور لڑکپن مین بطور اپنی بیٹی کے پرورش کیا تہا۔ بوقت بالغ ہونے اس لڑکی کے بلٹو نے نکاح اپنے چچا زاد بہائی کے ساتہہ کیا تہا اور جس قدر حقوق پدری ہوتے ہین ... اپنے کو ذمہ دار ہونے کر ادا کئے بعدہ مسمی بلٹو کی زوجہ نے انتقال کیا بطور رسم دنیا وہ لڑکی اس کے گہر پر گئی اور شریک غمی ہوئی اس درمیان مین مسمی بلٹو نے اس کو بہکا کر اس کے ساتہہ زنا کیا اور زنا کرنے کا ہم چند لوگون کے سامنے اقرار کیا اور لڑکی بھی اقراری ہے اور اب وہ ہی شخص اس سے خود نکاح کرنا چاہتا ہے اور اس کے شوہر کو جب یہ بات معلوم ہوئی تو وہ اپنی زوجہ کو پسند نہین کرتا ہے۔ اور وہ فارخطی دینا چاہتا ہے۔ اول تو آپ سے یہ دریافت کیا جاتا ہے۔ کہ فارخطی کا قاعدہ موافق شرع وحدیث کے آپ تحریر کرین۔ دوسری موافق شرع وحدیث کے مسمی بلٹو کا نکاح اس کے ساتہہ ہو سکتا ہے یا نہین اور موافق شرع کے جو کچھہ سزا یا کفارہ ہو تحریر فرمائیے گا۔ فقط۔ والسلام

العبد	العبد	العبد	العبد
مراد بخش	نتھو	امام بخش	محمد شیر الدین جال دار ڈاکٹرس دلکشاہ لکھنؤ

ہو المصلوب

بلٹو اپنی سالی کے ساتہ نکاح کرسکتا ہے اگر اس کا شوہر طلاق دے اور عدت گذر جاوے اور طلاق زبان سے کہدینے سے پڑجاتی ہے پس شوہر دو شخصون کے سامنے کہے کہ فلان عورت کو مین نے طلاق دی۔ واللہ اعلم بالصواب

حررہ ابو الغفار محمد عبد المجید غفرلہ۔ مُہر

الجواب

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علے رسولہ الکریم

(۱) بلٹو کا نکاح اس کی سالی کے ساتہہ بعد فوت ہو جانے اس کی بہن کے جو منکوحہ بلٹو کی تہی حکم جواز کا رکہتا ہے۔ بشرطیکہ اس کا زوج اول اوس کو طلاق یا فارغخطی دیدیوے اور عدت بہی گذر جاوے۔ اور بلٹو کا اس لڑکی کو بطور دختر کے پرورش کرنا اس جواز کا منافی نہین۔

(۲) فارغخطی کو عربی مین خلع کہتے ہین۔ خلع یہ ہے۔ کہ عورت اپنے مہر وغیرہ مین سے جزو یا کل اپنی خوشی سے واسطے آزادی حاصل کرنے کے خاوند کو دیوے یہ خلع ہوتا ہے اور طلاق کیصورت مین مہر عورت کا کل دینا پڑتا ہے۔

(۳) اب چونکہ بلٹو کی سالی کا خاوند اس کو اپنی زوجیت مین رکہنا ہرگز نہین چاہتا اندرین صورت

بعد فسخ طلاق یا فارغخطی کے جب عدت گذر جاوے تو نکاح بلیثو کا اس سے درست ہو سکتا ہے اگرچہ بلیثو سے اس کے ساتھ زنا ہی واقع ہوا ہے۔ مگر یہ زنا ر نکاح کو جو حلال ہے حرام نہیں کرتا۔ لانہ روی انہ صلعم سئل عن ذلک فقال اولہ سفاح واخرہ نکاح والحرام لایحرم الحلال۔ یعنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسے مسئلہ کا سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا۔ کہ اس کے اول میں زنا رہی اور آخر نکاح حلال ہے اور فعل حرام فعل حلال کو حرام نہیں کرتا اور حدود شرعیہ کے اجرا کے لئے مخاطب صرف حکام ہیں۔ سوائے حکام کے دوسرے لوگ حدود شرعیہ کو جاری نہیں کر سکتے اس لئے بلیثو اور اس کی سالی توبہ و استغفار کرتے رہیں۔ مورخہ ۱۷ر جولائی سنہ ۷ء

کتبہ محمد احسن احمدی نزیل قادیان

نابالغ کے نکاح کا فسخ سوال پیش ہوا کہ اگر نابالغ لڑکے یا لڑکی کا نکاح اس کا ولی کر دے اور ہنوز وہ نابالغ ہی ہو اور ایسی ضرورت پیش آوے تو کیا طلاق بھی ولی دے سکتا ہے یا نہیں۔

حضرت نے فرمایا۔ کہ دے سکتا ہے

التماس ضروری

جس قدر وصایا درست اور نقص قانونی سے پاک ہیں اُن کے سرٹیفکیٹ لکھ کر تیار ہو گئے ہیں جس میں سے چند بغرض تصدیق شرط اول رسالہ الوصیۃ خدمت میں مناسب صاحب صدر انجمن احمدیہ بھیجے گئے تھے چنانچہ کیفیت دفتر محاسب سے واضح ہے کہ موصیان نے بہت کم شرط اول رسالہ الوصیت کو پورا یعنی چندہ تعمیر مقبرہ بہشتی داخل کیا۔ ورنہ اکثر بذریعہ خطوط یاددہانی کی گئی ہے اور اب اس تحریر کے ذریعہ سے اطلاع دیجاتی ہے کہ شرط اول رسالہ الوصیۃ کی تکمیل یعنی چندہ تعمیر مقبرہ بہشتی جو اجراء سرٹیفکیٹ کے لئے لازمی امر ضروری ہے حسب حیثیت جلد ادا فرماویں۔ تاکہ روانگی سارٹیفکیٹ میں توقف نہ ہو۔

مہتمم مقبرہ بہشتی

ایک عجیب نظارہ مخدومی چودہری مولابخش صاحب سیالکوٹ سے تحریر فرماتے ہیں۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آج رات بوقت ڈیڑھ بجے شب آسمان پر ایک عجیب نظارہ دکھائی دیا۔ شمالاً جنوباً قوس و قزح کی شکل میں نہ رنگ میں ایک سفید سفید محراب آسمان پر ستاروں کا تھا۔ باقی سارا آسمان مدہم تھا۔ اور یہ گول محراب نصف دائرہ کی شکل میں تھا۔ قریب دو بجے یہ نظارہ بدل گیا معلوم نہیں۔ کہ کس وقت سے یہ سفید سفید ستاروں کی قوس و قزح بنی ہوئی تھی جو کہ دو بجے تک رہی۔ چوڑائی میں یہ محراب تین چار گز کے قریب معلوم ہوتا تھا۔ معمولی کہکشان نہ تھی۔ بلکہ غیر معمولی عجیب و غریب نظارہ سفید موٹے موٹے ستاروں کا تھا۔ معلوم ہوتا تھا۔ کہ آسمان کے کل بڑے روشن ستارے ایک جگہ جمع کئے گئے ہیں۔

حکیم الامتہ کی کرامت میرے والد ماجد جناب مولوی نادر شاہ خان صاحب سخت قسم کے بخار میں مبتلا ہوئے نجیب آباد سے آئے ہوئے خطوط روزانہ ان کی اندیشہ ناک علالت کے حالات بتلاتے رہتے تھے شدت بخار سے بیہوشی یہاں تک تھی کہ کوئی شخص آواز دیتا تھا تو جواب نہیں پاتا تھا۔ اس بیماری کا حال ظاہر کرنے والا پہلا خط میرے سخت قلق کا باعث ہوا لیکن جبکہ اگلے روز دوسرے خط سے معلوم ہوا کہ والد صاحب کے مرض میں ترقی ہے اور آج والدہ بھی بیمار ہو گئیں۔ تب میرا اضطراب اضطرار کے درجہ پر پہونچگیا اور میں نے حضرت حکیم الامتہ کی خدمت میں بذریعہ عریضہ دعا کے لئے التجا کی آپ نے لکھ بھیجا کہ انشاء اللہ دعا کریں گے۔ پھر اگلے روز تیسرے خط سے دونوں کی بیماری میں ترقی کا حال معلوم ہوا۔ اور میں بے تابانہ وہی خط لئے ہوئے خود حکیم الامتہ کی خدمت میں حاضر ہوا (۱۵ر جولائی سنہ ۱۹۰۷ء کا واقعہ ہے) میں نے دیکھا کہ آپ کچھ لکھنے میں مصروف ہیں۔ میرے سلام کا جواب دیکر جب میری طرف دیکھا تو میں نے والدین کی بیماری کے متعلق کچھ کہنا چاہا۔ میں شاید ایک یا دو ہی لفظ زبان سے نکالنے پایا تھا کہ آپ نے بڑی بے التفاتی کے ساتھ فرمایا "وہ اچھے ہو گئے یا وہ اچھے ہو جائیں گے" یہ فرمانا کچھ اس طرح غیر معمولی سا تھا کہ بظاہر بڑی ہی کم توجہی پائی جاتی تھی اور یہ معلوم ہوتا تھا کہ گویا آپ نے بے رغبتی اور تحقیر کے ساتھ ٹالدیا ہے۔ لیکن میرے دل میں اسی وقت بجلی کی طرح یک لخت رُبّ اشعث اغبر لو اقسم علی اللہ لابرہ کا خیال گزرا اور مجھ کو حکیم الامتہ کے ان الفاظ سے کہ وہ اچھے ہو جائینگے یہ یقین ہو گیا کہ میرے والدین ضرور تندرست ہو جائیں گے۔ میں فوراً وہاں سے اُٹھ کر اپنے کمرہ میں چلا آیا اور پھر میرے دل میں کوئی اضطراب اور ملال پیدا نہیں ہوا۔ پرسوں والد صاحب کا خط آیا۔ کہ ۱۵ر جولائی کو گیارہ بجے کے قریب (ٹھیک یہی وقت حکیم الامتہ کی خدمت میں میرے حاضر ہونے کا تھا) ہم یک لخت اچھے ہو گئے اور مرض کی تمام علامات یک لخت جاتی رہیں پھر کل اُن کا خط آیا اس میں بھی یہی استعجاب ظاہر کیا گیا ہے اور لکھا ہے۔ کہ ہمارا اس طرح اچھا ہونا کسی دوا سے نہیں بلکہ محض تمہاری یا مولوی نورالدین صاحب کی دُعا سے معلوم ہوتا ہے۔ پھر آج تیسرا خط والد ماجد کا آیا اس میں بھی انہوں نے بڑی مسرت آمیز حیرت کے ساتھ لکھا ہے کہ مرض رفتہ رفتہ نہیں بلکہ یکایک جاتا رہا اور خاندان کے تمام آدمی بڑی خوشیاں کر رہے ہیں ہزاروں لاکھوں بلکہ لاتعداد رحمتیں ہوں اے مسیح موعود تجھ پر کہ تیری تعلیم کا میں نے یہ اثر دیکھا کہ تیرے ایک مرید مولوی نورالدین رض کی دُعا سے بھی مردے زندہ ہو جاتے ہیں۔

خاکسار

اکبر شاہ خان اکبر نجیب آبادی ۲۰ر جولائی سنہ ۷ء

دُعا مدد

برادر غلام صفدر صاحب درخواست کرتے ہیں کہ مولوی عبدالرحمن صاحب بیمار ہیں ان کے واسطے احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے شفا دیوے۔ آمین ثم آمین

وصیت ۱۵۳

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

مین مسمی طفیل احمد ولد منشی نور محمد قوم شیخ ساکن مراد آباد محلہ نئی بستی بقائمی ہوش و حواس خمسہ بلا جبر واکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہون۔

نوٹ۔ چونکہ شرط ۱ و ۲ و ۳ کا مضمون ہر وصیت مین واحد اور مطبوعہ فارم پر ہے لہذا اس جگہ درج نہین کیا گیا۔

چہارم۔ اپنی جائیداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتا ہون۔ میرے قبضہ مین اس وقت کوئی جائیداد غیر منقولہ نہین ہے۔ لیکن مبلغ للعہ روپیہ ماہوار کا میونسپل بورڈ چندوسی ضلع مراد آباد مین سپرنٹنڈنٹ ہون اس واسطے مین موجودگی آمدنی کا دسوان حصہ مبلغ للعہ روپیہ ماہ بماہ صدر انجمن احمدیہ کو دیتا رہونگا۔

پنجم۔ مین اقرار کرتا ہون کہ آج کی تاریخ کے بعد مین اور کوئی جائیداد پیدا کرون یا میرے مرنے کے بعد کوئی اور جائیداد منقولہ وغیر منقولہ میری متروکہ ثابت ہو۔ تو ایسی جائیداد کے متعلق بھی میری یہ وصیت ہے۔ کہ میرے مرنے کے بعد اس کا دسوان حصہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کے سپرد کیا جاوے اور انجمن مذکور ہر طرح سے اس وصیت کردہ جائیداد کی مالک متصور ہوگی۔ اور اس کو اختیار ہوگا کہ میری اس جائیداد کو بقیہ جائیداد سے الگ کرے یا اس مین شامل رہنے دے یا اس کو فروخت کرکے قیمت وصول کرے میرے کسی وارث کو خواہ احمدی ہو یا غیر احمدی میری اس وصیت کردہ جائیداد سے کوئی تعلق نہ ہوگا۔

ششم۔ مین نے یہ وصیت ابتغاءً لوجہ اللہ کی ہے۔ لہذا یہ ضروری ہے کہ میری نعش کو مقبرہ بہشتی مین پہونچانے کی کوشش کیجائے اور جب تک کارپردازان مقبرہ بہشتی اجازت نہ دیوین۔ میری نعش کہین اور دفن نہ کیجائے۔ البتہ امانت کے طور پر صندوق مین رکھہ کر دفن کیجا سکتی ہے۔

ہفتم۔ اگر کسی وجہ سے میری نعش مقبرہ بہشتی مین دفن نہ ہو سکے۔ تو جو اخراجات متعلق انتقال نعش مین جمع کرا چکا ہون گا یا میری جائیداد متروکہ میں سے وصول ہوئے تھے اس کو بھی وصول کرنے اور خرچ کرنے کا اختیار میرے ورثار کو نہ ہوگا بلکہ انجمن کو ہوگا۔

المرقوم ۳۰ مئی ۱۹۰۶ء۔

العبد

طفیل احمد سپرنٹنڈنٹ چنگی چندوسی۔ بقلم خود نشان انگوٹھا

گواہ شد

عبد الرشید خان احمدی سگنیلر انچارج چندوسی بقلم خود نشان انگوٹھا

گواہ شد۔ عبد العلیم خان احمدی بقلم خود نشان انگوٹھا

گواہ شد۔ محمد حمید اللہ خان مختار فوجداری ضلع مراد آباد بقلم خود نشان انگوٹھا

گواہ شد۔ عبد الحی عفی اللہ عنہ ساکن بدایون وکیل چندوسی ضلع مراد آباد بقلم خود "

گواہ شد۔ نور محمد ولد اماں قوم شیخ ساکن مراد آباد بقلم خود۔ نشان انگوٹھا

وصیت ۱۲۶

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ

مین مسمی الٰہی بخش ولد قادر بخش قوم بھٹی پیشہ حجام ساکن اندرون پاک دروازہ محلہ پوکھران کا ہون۔ بقائمی ہوش وحواس خمسہ بلا جبر واکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے آج بتاریخ ۳۰ اکتوبر ۱۹۰۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہون اور لکھدیتا ہون اور اپنی حین حیات مین ادا کرتا رہون اور ادا کرنے کو مستعد ہون۔ خداوند کریم اس مین پوری استعانت بخشے اور میری وصیت کردہ کو پورا کرے۔ آمین ثم آمین

۱۔ میری جائیداد اس وقت مبلغ تین سو روپیہ کی ہے اور مبلغ دو سو روپیہ بابت قرض وحق مہر اہلیہ کا ادا کیا گیا ہے۔ باقی مکان کی قیمت صرف یکصد روپیہ بعد ادائگی قرض وحق مہر ہوتے مین اس حساب سے یکصد روپیہ کا اٹھوان حصہ مبلغ ۱۲؎ روپیہ ہوتے ہین۔ مین مبلغ ۱۲؎ روپیہ اپنی حین حیات مین ادا کرنے کیواسطے آٹھہ ماہ کے اندر تیار رہونگا اور مبلغ ۱۳؎ روپیہ مقرر کردہ جائیداد غیر منقولہ کو آٹھہ ماہ کے اندر اندر اپنا فرض سمجھونگا۔ خداوند کریم ورحیم مجھے ہمت واستعانت عطا فرمائے۔ کہ فرض مقدم مجھہ سے پورا ہو۔ آمین ثم آمین۔ مگر اٰنکہ۔ کہ مین مبلغ ۱۲؎ روپیہ مجلس کارپردازان سے شائع کرادونگا۔

۵۔ علاوہ مکان کے باقی اشیاء وغیرہ جن کی قیمت مبلغ للعہ روپیہ ہوتی ہے چنانچہ ان اشیاء کی قیمت کا اندازہ لگا دیا گیا ہے اور ان اشیاء کی قیمت کا آٹھوان حصہ مبلغ صہ روپیہ ہے جو مین وہ آج کی تاریخ سے بذریعہ منی آرڈر بھیجتا ہون اسیطرح آئندہ بھی مین اپنی محنت اور مزدوری کا اٹھوان حصہ جمع کرکے ۳ ماہ کے بعد ادا کرتا رہونگا چنانچہ اسوقت میرے پاس مبلغ تین روپیہ جمع ہوئے ہین وہ بھی آجکی تاریخ سے بذریعہ منی آرڈر ارسال خدمت کرتا ہون اور آپ میری مزدوری کی ۳ ماہ کی رقم میز سے حسب ذیل لنگر خانہ مدرسہ اعانت میگزین کل موازی ۲؍ ماہوار کے حساب سے تین ماہ کے ۶؍ وضع کرلیا کرین اور باقی رقم مجلس کارپردازان مقبرہ بہشتی کے حوالے ہوگی آج مورخہ ۳۰ اکتوبر ۱۹۰۶ء کو مبلغ صہ روپیہ اٹھوان حصہ اشیاء وغیرہ جنکی قیمت مبلغ للعہ روپیہ ہے اور مبلغ تین روپیہ اپنی محنت و مزدوری کا۔ کل مبلغ آٹھہ روپیہ بذریعہ منی آرڈر خدمتمین ارسال کرتا ہون وصول فرماکر مشکور فرمادین

۶۔ مین یہ بھی وصیت کرتا ہون کہ میرے مرنے کے بعد میرا جنازہ احمدی جماعت پڑھے اور اگر مین قادیان مین فوت نہون تو احمدی جماعت میری لاش ایک صندوق مین بند کرکے حسب ہدایات انجمن مذکور جو اب شائع ہو چکے ہین یا آئندہ شائع ہونگے دار الامان قادیان مین پہونچائی جاوے۔ اور وہان کارپردازان مقبرہ بہشتی کے سپرد کی جاوے۔

۷۔ میری یہ بھی وصیت ہے کہ میری تجہیز وتکفین اور میری لاش کو قادیان شریف پہنچانے اور وہان دفن کرنے کے متعلق جس قدر خرچ اخراجات ہون ان اخراجات کی متکفل میری وہ جائیداد نہوگی جو حسب وعدہ بموجب اشتہار الوصیت حوالہ انجمن کردی ہے بلکہ میری ورثا کی مقبوضہ جائیداد سے ہوگا بشرطیکہ مین نے اپنی زندگی حسب مشورت کارپردازان مقبرہ بہشتی اندازہ کرکے اور یہ اخراجات وصیت سے الگ انجمن مذکور کے حوالہ نکیا ہو اور انجمن نے اس کا اعلان باقاعدہ نہ کیا ہو اسحالتمین اگر زائد رقم خرچ ہوگی تو وہ بھی میری جائیداد مقبوضہ وارثان سے ویجادیگی اور ہر وارث ذمہ وار ہونگے کہ ان اخراجات کو اہم اور خاص ضرورت شرعی سمجھین گے۔ اور مین اپنی زندگی مین خرچ اخراجات تجہیز وتکفین انجمن احمدیہ کے حوالہ کردونگا جس کا اعلان مین انجمن مذکور کیطرف سے شائع کرادونگا۔ (۸) یہ کہ اگر میری لاش مقبرہ بہشتی مین دفن نہ ہو سکے۔ تو جو اخراجات متعلق انتقال لاش جمع کرا چکا ہونگا یا کردونگا یا میری جائیداد متروکہ سے وصول ہوئے ہین۔ اس کو بھی وصول کرنے اور خرچ کرنیکا اختیار میرے وارثان کو نہ ہوگا بلکہ انجمن مذکور کو ہوگا۔ (۹) مین اقرار کرتا ہون کہ آج کی تاریخ کے بعد مین اگر کوئی اور جائیداد اس کے

وصیت نمبر ۱۳۲

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

ربنا اتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الاخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار انت ولی فی الدنیا والاخرۃ توفنی مسلماً والحقنی بالصالحین اللھم صل علی محمد وال محمد وبارک وسلم بعبدک المسیح الموعود

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ اما بعد۔ مین مسمی شیخ غلام احمد نومسلم سکنہ قادیان تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس خمسہ بلاجبر واکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے آج بتاریخ ۲۵- ماہ ستمبر ۱۹۰۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہون اور لکھدیتا ہون کہ میری مرنیکے بعد اس وصیت پر عمل ہو۔ مین اقرار کرتا ہون کہ مین حضرت مرزا غلام احمد مسیح موعود رئیس قادیان ضلع گورداسپور کے کل دعاوی پر صدق دل سے ایمان رکھتا ہون۔ اور ان کا مرید اور پیرو ہون مین شیر فروشی کی دوکان کرتا ہون میری آمدنی مستقل صورت مین نہین ہے کبھی کم اور کبھی زیادہ ایک روپیہ ماہوار حضرت اقدس کی خدمت مبارک مین دیدیا کرتا ہون اور انشاء اللہ تعالی معرفت انجمن دیتا رہونگا میری مرنے کے بعد جو میری جائداد منقولہ وغیر منقولہ ہو اس کا تیسرا حصہ انجمن احمدیہ کے سپرد کردیا جائے میرا جنازہ حضرت اقدس علیہ السلام پڑھائین اور بہشتی مقبرہ مین مجھے دفن کیا جاوے اگر کسی مصلحت کے باعث یا کسی خارجی سبب سے میری نعش مقبرہ بہشتی مین دفن نہو سکے تو بھی میری وصیت واجب التعمیل ہوگی۔ فقط

العبد

شیخ غلام احمد بقلم خود

گواہ شد

مہدی حسین خادم المسیح مہاجر قادیان ۲۵- ماہ ستمبر ۱۹۰۶ء

گواہ شد

صفیہ بیگم نشان انگوٹھا

گواہ شد

قدرت اللہ خان نشان انگوٹھا

گواہ شد

خاکسار محمد بقلم خود

وصیت نمبر ۱۴۳

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم۔ ربنا اتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الاخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار انت ولی فی الدنیا والاخرۃ توفنی

مسلماً والحقنی بالصالحین۔ اللھم صل علی محمد وعلی آل محمد وعبدک المسیح الموعود وبارک وسلم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ فامابعد مین مسماۃ صفیہ بیگم زوجہ شیخ غلام احمد سکنہ قادیان تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور۔ بقائمی ہوش وحواس خمسہ بلاجبر واکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے آج بتاریخ ۲۵ ماہ ستمبر ۱۹۰۶ء حسب ذیل وصیت کرتی ہون اور لکھدیتی ہون کہ میری مرنیکے بعد وصیت پر عمل ہو:-

مین اقرار کرتی ہون کہ مین حضرت میرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود رئیس قادیان ضلع گورداسپور کے دعاوی پر صدق دل سے ایمان رکھتی ہون اور انکی مرید اور پیرو ہون ۴ ماہوار چندہ حضور علیہ السلام کیخدمت مین دیتی رہتی ہون اور انشاء اللہ العزیز آیندہ ادا کرتی رہونگی میری مرنیکے بعد جو میری جائداد منقولہ یا غیر منقولہ ہو اسکا پانچوان حصہ صدر انجمن احمدیہ کو سپرد کیاجاوے۔

میرا جنازہ حضرت اقدس پڑھائین اور بہشتی مقبرہ مین دفن کیا جاوے۔ اگر کسی مصلحت یا کسی خارجی سبب کے باعث میری نعش بہشتی مقبرہ مین دفن نہ ہوسکے تو بھی میری وصیت قابل تعمیل بہمہ وجوہ سمجھی جاوے۔ فقط زیادہ والسلام

العبد:- صفیہ بیگم نشانی انگوٹھا

گواہ شد- قدرت اللہ خان گواہ شد عبدالمجید خان

گواہ شد مہدی حسین خادم المسیح مہاجر قادیان ۲۵ ماہ ستمبر ۱۹۰۶ء

گواہ شد- شیخ غلام احمد بقلم خود

وصیت

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم۔ مین امینہ بی بی زوجہ عبداللہ خان قوم جٹ داہا ساکن بہلولپور ضلع لائلپور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ حسب ذیل وصیت کرتی ہون۔ نوٹ:- چونکہ شرط ۱ و ۲ و ۳ کا مضمون ہر وصیت مین واحد اور مطبوعہ فارم پر ہے اسلئے اس جگہ اندراج نہین کیا گیا +

۴ مین اپنی جائداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتی ہون کہ میرا زیور موجودہ طلائی قیمتی الف ...... ایکہزار روپیہ کہ میری اپنی ملکیت ہے اسکا دسوان حصہ مبلغ ایکسو روپیہ مین اپنی زندگی مین ادا کردونگی میری مرنیکے بعد اگر مین اپنی زندگی مین نہ ادا کرسکون تو میرے وارث اسکے دینے کے ذمہ دار ہونگے اور اگر کوئی اور جایداد پیدا کرون تو اسکا بھی دسوان حصہ ادا کردونگی اور اسی طرح میرے وارث میرے بعد اگر مین اپنی زندگی مین نہ ادا کرسکون ادائیگی کے ذمہ دار ہونگے۔

العبد

امینہ بی بی زوجہ عبداللہ خان احمدی نمبردار بہلول پور ۱۲۷ ضلع لائلپور بقلم خود

گواہ شد

اللہ بخش ولد نبی بخش دخلیکار ۱۲۷ رکھ ضلع لائلپور نشانی انگوٹھا

گواہ شد

عبداللہ خان ولد چودہری غلام حسین احمدی نمبردار بہلول پور ۱۲۷ رکھ برانچ ضلع لائلپور بقلم خود